

نظر بد کے سبب سے وضو کا حکم

(الْوُضُوءُ مِنَ الْعَيْنِ)

حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي أُسَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنِيفٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ: اغْتَسَلَ أَبِي سَهْلٌ بْنُ حَنِيفٍ بِالْخَرَّارِ فَنَزَعَ جُبَّةً كَانَتْ عَلَيْهِ وَغَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ يَنْظُرُ، قَالَ: وَكَانَ سَهْلٌ رَجُلًا أَبْيَضَ حَسَنَ الْجِلْدِ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ غَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ: مَا رَأَيْتُكَ الْيَوْمَ وَلَا جِلْدَ عَذْرَاءٍ قَالَ: فَوُعِكَ سَهْلٌ مَكَانَهُ وَاشْتَدَّ وَعْكَهُ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَ أَنَّ سَهْلًا وَعِكَ وَأَنَّهُ غَيْرُ رَائِحٍ مَعَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ سَهْلٌ بِالَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِ غَامِرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَامَ يَقْتُلُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ؟ أَلَا بَرَكْتَ إِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ تَوَضَّأَ لَهُ فَتَوَضَّأَ لَهُ غَامِرٌ فَرَأَى سَهْلٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ.

ابو اسامہ روایت کرتے ہیں کہ میرے باپ سہل بن حنیف نے خرار میں غسل کیا۔ وہ ایک جبہ پہنے ہوئے تھے۔ اسے اتارا تو عامر بن ربیعہ ان کو دیکھ رہے تھے۔ سہل بہت گورے اور خوب صورت جسم کے آدمی تھے۔ عامر بن ربیعہ نے کہا کہ آپ جیسا جسم آج تک میں نے کسی کنواری کا بھی نہیں دیکھا۔ سہل کو اسی وقت بخار آ گیا اور بخار شدید ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آدمی آیا اور ان کو بتایا کہ سہل بن حنیف کو تپ چڑھ گیا ہے اور وہ تو اب آپ کے ساتھ جانے کی طاقت نہیں رکھتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے تو سہل نے جو بات عامر بن ربیعہ کی طرف سے ہوئی تھی، وہ آپ کو بتائی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کیوں بلا وجہ قتل کرتا ہے؟ تم نے ان کو برکت کی دعا کیوں نہیں دی۔ نظر تو حق ہے۔ اس کے لیے وضو کرو۔ عامر نے اس کے لیے وضو کیا تو سہل ٹھیک ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اس حال میں روانہ ہو گئے کہ ان کو کوئی تکلیف نہ تھی۔

حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّهُ قَالَ: رَأَى عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَغْتَسِلُ فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ وَلَا جِلْدَ مُخْبَاةٍ فَلَبِطَ سَهْلٌ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلْ لَكَ فِي سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ؟ وَاللَّهِ، مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَقَالَ: هَلْ تَتَّهَمُونَ لَهُ أَحَدًا؟ قَالُوا: نَتَّهَمُ عَامِرَ بْنَ رَبِيعَةَ فَتَغَيِّظَ عَلَيْهِ وَقَالَ: عَلَامَ يَقْتُلُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ؟ أَلَا بَرَكْتَ، اغْتَسِلَ لَهُ فَعَسَلَ عَامِرٌ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمِرْفَقَيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَأَطْرَافَ رِجْلَيْهِ وَدَاخِلَةَ إِزَارِهِ فِي قَدَحٍ ثُمَّ صَبَّ عَلَيْهِ فَرَّاحَ سَهْلٍ مَعَ النَّاسِ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ.

ابو اسامہ بن سہل کہتے ہیں کہ عامر بن ربیعہ نے سہل بن حنیف کو غسل کرتے دیکھا تو انھوں نے کہا

کہ میں نے آج تک اتنا خوب صورت جسم کسی پردہ نشین کا بھی نہیں دیکھا۔ اس پر سہل وہیں گر پڑے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی آیا اور پوچھا کہ یا رسول اللہ، آپ کو کچھ سہل کا حال بھی معلوم ہے؟ خدا کی قسم، وہ تو سر بھی نہیں اٹھا رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تم ان کے بارے میں کسی کو متہم کرتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ ہم تو عامر بن ربیعہ کو متہم کرتے ہیں۔ آپ عامر پر غصے ہوئے اور فرمایا کہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کیوں ناحق قتل کرتا ہے؟ تو نے ان کو برکت کی دعا کیوں نہ دی، اب اس کے لیے غسل کرو، تو عامر نے دھویا اپنا چہرہ، دونوں ہاتھ، کہنیاں، دونوں گھٹنے، پاؤں کے اطراف اور تہد کا اندرون ایک برتن میں۔ پھر یہ سارا پانی سہل کے اوپر ڈال دیا تو وہ ٹھیک ہو گئے اور لوگوں کے ساتھ اس حال میں نکلے کہ ان کو کوئی تکلیف نہ تھی۔

وضاحت

یہ دونوں روایتیں ایک ہی واقعہ سے متعلق ہیں۔ عامر بن ربیعہ نے سہل بن حنیف کو غسل کرتے دیکھا تو ان کی خوش رنگ جلد پر ایسی نگاہ ڈالی کہ وہ نظر بد کا شکار ہو کر اسی وقت گر پڑے اور انھیں شدید بخار آ گیا۔ نظر بد ایک شیطانی کام ہے۔ انسان کے اندر جو شیطان ہوتا ہے، وہ اس کا ذریعہ بنتا اور دوسرے آدمی کو متاثر کرتا ہے۔ نظر بد بھی اعمال سفلیہ کی طرح کی ایک چیز ہے۔ اس میں اتنی ہی تاثیر ہوتی ہے، جتنی سحر میں ہوتی ہے۔ سحر قوت متخیلہ کو متاثر کرتا ہے، لیکن اتنا نہیں کہ آدمی اس کے نتیجہ میں مرجائے یا مخلوط الحواس ہو جائے۔ اس کا اثر وقتی طور پر پڑتا ہے۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جو فرمایا کہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کیوں قتل کرتا ہے؟ تو اس سے ذہن اس طرف جاتا ہے کہ نظر بد قتل تک متعدی ہو سکتی ہے۔ اسی لیے اس روایت کی بنا پر یہ سوال پیدا ہوا ہے کہ نظر بد کے نتیجہ میں اگر کوئی قتل ہو جائے تو کیا نظر بد ڈالنے والا قصاص میں قتل کر دیا جائے گا؟ فقہاء کے ایک گروہ کے خیال میں وہ قتل کر دیا جائے گا، جبکہ دوسرے گروہ کا کہنا یہ ہے کہ شریعت میں قتل کی تحقیق کا ایک ضابطہ ہے۔ اس کے لیے شہادتیں لی جاتی ہیں، آگے قتل دیکھا جاتا ہے، مقتول کا جائزہ لیا جاتا ہے، اس کے بعد قاضی اپنا فیصلہ صادر کرتا ہے۔ نظر بد میں شریعت کے ان ضابطوں پر عمل کرنا ممکن نہیں۔ امام نووی کی رائے میں نظر بد کے قصاص میں قتل نہیں کیا جائے گا۔

دوسری طرف قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ اعمال خبیثہ میں شیطان کو کسی پر سلطان یا کامل اختیار نہیں دیا گیا کہ وہ آدمی کی جان ہی لے لے۔ زیادہ سے زیادہ وہ وسوسہ اندازی کر سکتا ہے، گناہ پر ابھار سکتا ہے اور وقتی طور پر کسی مشکل میں ڈال سکتا ہے۔ اس کی روشنی میں قتل سے مراد حقیقی قتل نہیں ہو سکتا، جس کا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حوالہ دیا ہے۔

اگرچہ دونوں روایتیں ایک ہی واقعہ کو بیان کرتی ہیں، لیکن ان میں بڑا فرق میرے نزدیک اس وجہ سے پیدا ہو گیا ہے کہ پہلی روایت کے راوی محمد بن ابی اسامہ ہیں، جبکہ دوسری محمد بن شہاب زہری سے مروی ہے۔ پہلی روایت کے مطابق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عامر بن ربیعہ کو وضو کرنے کا حکم دیا اور سہل بن حنیف کے لیے برکت کی دعا کرنے کو کہا، جس سے سہل اچھے ہو گئے۔ یہ بات قرین قیاس اور شریعت کے مزاج کے مطابق ہے۔ دوسری روایت میں ابن شہاب نے اس کو ایک ٹوٹکا بنا کر پیش کیا ہے۔ ان کے کہنے کے مطابق، جس آدمی سے نظر بد لگی ہو، اس کو نہلایا جائے۔ تمام اعضا حتیٰ کہ زیر جامہ کے اعضا کو بھی دھو کر پانی ایک برتن میں جمع کیا جائے اور وہ تمام کا تمام مریض کے اوپر ڈالا جائے تو نظر بد کا اثر ختم ہو جائے گا اور مریض تندرست ہو جائے گا۔ یہ سب اوہام ہیں، ان کو حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ زہری کے مقاصد میں یہ بات بھی رہی ہے کہ یہود کے اعمال سفلیہ کو اسلام میں گھسایا جائے اور ایمان بالجبّٰت (یا اعمال سفلیہ پر ایمان) یہودی خصوصیت رہی ہے۔ ٹوٹے ٹوٹکے وغیرہ سب جبت کے قبیل سے ہیں۔ روایت میں غسل کے اس طریقہ کے لیے شاہ ولی اللہ نے بھی لکھا ہے کہ یہ ابن شہاب کی اپنی گرہ ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں کہ ان باتوں کا عقل سے کوئی تعلق نہیں۔ ٹوٹے ٹوٹکے دل سے مان لینے کی چیزیں ہیں۔ میرے نزدیک یہ قرآن کے خلاف اور یہود کے بقایا میں سے ہیں۔ صوفیوں کے ذریعے ان کو فروغ حاصل ہوا ہے۔

